

URDU FOR 8<sup>TH</sup> CLASS (STORIES)

- 9- کہانی کا اخلاقی سبق بھی تحریر کیا جائے۔  
10- اخلاقی سبق اور عنوان علیحدہ علیحدہ تجویز کیے جائیں۔

تین دوست اور سونے کی اینٹ

خاکہ  
تین دوستوں کا جنگل میں سفر کرنا..... سونے کی اینٹ ملنا.....  
بھوک لگنا..... ایک کا کھانا لانے جانا..... دو دوستوں کا منصوبہ بنانا  
کھانے میں زہر ملنا..... زہر کا اثر کرنا..... سونے کی اینٹ  
وہیں پڑی رہنا.....  
اخلاقی سبق.....

کھانسی

کسی گاؤں میں تین دوست رہتے تھے۔ تینوں ہی بے روزگار تھے۔ ایک مرتبہ انھوں نے شہر جا کر اپنی قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا۔ چند دن بعد وہ تینوں شہر کی طرف چل نکلے۔ راستے میں ایک جنگل پڑا تھا۔ جب وہ تینوں جنگل میں پہنچے تو وہاں انھوں نے ایک چمکتی ہوئی چیز دیکھی۔ جب قریب پہنچ کر دیکھا تو وہ سونے کی اینٹ تھی۔ تینوں ہی بغیر محنت کیے اتنا بڑا خزانہ ہاتھ آنے پر بہت خوش ہوئے۔ کافی زیادہ ملنے کی وجہ سے وہ بہت زیادہ تھک چکے تھے اور انھیں شدید بھوک محسوس ہونے لگی تھی۔ تینوں نے یہ فیصلہ کیا کہ کسی ایک ساتھی کو شہر بھیج کر کھانا منگوایا جائے اور بھوک مٹائی جائے۔ چنانچہ ایک ساتھی کو انھوں نے شہر بھیج دیا اور باقی دونوں اس کا انتظار کرنے لگے۔ اس دوران میں ان دونوں کے دل میں لالچ آ گیا اور انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جو دوست کھانا لینے گیا ہے اسے ختم کر کے ساری اینٹ پر خود قابض ہو جائیں۔ اتفاق سے کھانا کھانے کے لیے گیا تھا اس کے ذہن میں بھی لالچ آ گیا۔ اس نے سوچا کہ اگر کھانے میں زہر ملا دیا جائے تو وہ اکیلا جلدی اینٹ پر قابض ہو جائے۔ چنانچہ اس نے کھانے میں زہر ملا دیا۔ جیسے ہی وہ کھانا خورید کر واپس آیا تو دونوں دوستوں نے اس پر حملہ کر دیا اور دیر کرنے کا بہانہ بنا کر اسے ختم کر دیا۔ اب وہ آرام سے کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے۔ جیسے ہی انھوں نے چند تھکے لیے تو زہر نے اثر کرنا شروع کر دیا اور وہ دونوں بھی وہیں ڈیر ہو گئے۔ لالچ نے تینوں کی جان لے لی اور سونے کی اینٹ وہیں کی وہیں پڑی رہ گئی۔

لالچ بُری ہلا ہے۔

پانی کا پتہ

خاکہ  
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا سفر کرنا..... قافلے پر حملہ..... ڈاکوؤں کا  
حاشا لینا..... چالیس دیہات کا نہ ملنا..... ڈاکوؤں کے سردار کا سوال پوچھنا  
چالیس دیہات کا مل جانا..... ڈاکوؤں کا پکا مسلمان ہونا.....  
اخلاقی سبق.....

غفلت کی وجہ سے ہمارے محلے میں صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے۔ جگہ جگہ کوڑے کرکٹ کے ڈیرے لگے ہوئے ہیں جن سے انتہائی بدبو آتی رہتی ہے۔ گندے پانی کے چھوٹے چھوٹے تالاب بھی بنے ہوئے ہیں جن سے مچھروں کی افزائش میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گندے پانی کی وجہ سے بچے گلیوں میں گر جاتے ہیں اور چوٹ وغیرہ لگ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ملیریا اور پیٹ جیسی مہلک بیماریاں پھیلنے کا بھی اندیشہ ہے۔ مہربانی فرما کر ہمیں ان پریشانیوں سے نجات دلائیں اور صفائی کا مناسب انتظام کیا جائے۔

العارض

آپ کے ممنون

ساکنان محلہ نور شاہ برکت ٹاؤن

شاہد رولہ پور

22 نومبر 20ء

درخواست پناہ پوسٹ ماسٹر

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور  
جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے والد صاحب نے اس ماہ کی پہلی تاریخ کو میرے نام ایک ہزار روپے کا منی آرڈر بھیجا تھا۔ میں دن گزر جانے کے باوجود مجھے ابھی تک منی آرڈر کی رقم موصول نہیں ہوئی۔ مہربانی فرما کر اس معاملے کی تحقیق فرمائیں تاکہ میرے والد صاحب کی بھیجی ہوئی رقم مجھے مل جائے۔ عین نوازش ہوگی۔ آپ کے ڈاک خانے سے حاصل کردہ منی آرڈر کی رسید کی فوٹو کا پی اس درخواست کے ساتھ منسلک کر رہا ہوں۔

العارض

خادم علی جماعت ہشتم (الف)

گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ

20 اپریل 20ء

کہانیاں

ہدایات

- 1- کہانی کو ہیرو فیصلہ ماضی میں لکھنا چاہیے۔
- 2- کہانی کسی عنوان کے تحت لکھی جائے جس کا کہانی کے اندر ذکر بھی موجود ہو۔
- 3- کہانی میں واقعات کی ترتیب کا خیال رکھا جائے۔
- 4- خاکے سے کہانی مکمل کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ تخلیق کا ہنر ہر ذہن میں ابھرے۔
- 5- کہانی کو سادہ اور عام فہم زبان میں لکھا جائے۔
- 6- کہانی کے ایک ہی اگراف کا دوسرے ہی اگراف سے تعلق برقرار رکھا جائے۔
- 7- کہانی میں تسلسل کو مد نظر رکھا جائے۔
- 8- کہانی کو غیر ضروری طوالت سے بچایا جائے اور اتنا مختصر بھی نہ کیا جائے



URDU FOR 8<sup>TH</sup> CLASS (STORIES)

مکمل کہانی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ وہ اپنی والدہ کے بہت فرمانبردار تھے۔

بچپن میں آپ ایک مرتبہ کسی قافلے کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کے لیے سفر پر گئے۔ آپ کی والدہ نے آپ کی گدڑی میں چالیس دیناریں دیے اور نصیحت کی کہ کبھی جھوٹ نہیں بولنا۔ آپ نے اس پر سچے دل سے عمل کیا۔ اتفاق سے اس قافلے پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ ڈاکو ایک مسافر کے پاس گئے اور تلاشی لی۔ جو سامان ملا وہ لوٹ لیتے۔ اسی طرح ایک ڈاکو آپ کے پاس بھی آیا اور آپ کی تلاشی لی لیکن کچھ نہ ملا۔ اس نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میرے پاس چالیس دیناریں ہیں۔ اُس ڈاکو نے پھر تلاشی لی لیکن کچھ نہ مل سکا۔

اب وہ ڈاکو آپ کو اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ جب ڈاکوؤں کے سردار نے آپ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میرے پاس چالیس دیناریں ہیں۔ تلاشی کے باوجود بھی دینار نہ ملے تو سردار نے پوچھا کہ تمہارے پاس دینار کہاں ہیں؟ آپ نے وہ دینار اپنی گدڑی میں سلے ہوئے دکھا دیے۔

یہ دیکھ کر ڈاکوؤں کے سردار نے پوچھا کہ تم نے جھوٹ بول کر اپنے دینار چھپائے کیوں نہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھے سچ بولنے کی تلقین کی ہے۔ یہ سن کر ڈاکوؤں کے سردار نے سوچا کہ یہ اپنی ماں کی بات ماننا ہے لیکن ہم اپنے خدا کی بات بھی نہیں مانتے۔ یہ سوچ کر اس نے ڈاکوؤں سے توبہ کر لی اور اپنے ساتھیوں سمیت پکا مسلمان ہو گیا۔

1- سانچ کو آج نہیں

2- سہائی میں برکت ہے۔

لومڑی کی مکاری

خاکہ

دو بیلوں کا اتفاق سے رہتا..... شیر کو خطرہ ہوتا..... لومڑی کا منصوبہ بنانا..... بیلوں میں نا اتفاق..... شیر کا بیلوں پر حملہ کرنا..... دونوں بیلوں کا مارے جانا.....

اخلاقی سبق.....

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں دو بیل رہتے تھے۔ دونوں کا آپس میں بہت اتفاق تھا۔ دونوں بیل خوب طاقت ور تھے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔ اکٹھے چرنے ہایا کرتے اور اکٹھے ہی واپس آیا کرتے تھے۔ جنگل کے سبھی جانور ان سے ڈرتے تھے، حتیٰ کہ جنگل کا بادشاہ شیر بھی ان سے خوف زدہ تھا۔ اگر کوئی درندہ ان پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا تو یہ دونوں اپنے

سینگوں سے اس کی خوب خیر لیتے۔

ایک مرتبہ شیر نے لومڑی سے کہا کہ وہ ان دونوں بیلوں کو کھانا چاہتا ہے۔ لومڑی انتہائی مکاری سے ایک بیل کے پاس گئی اور اسے دوسرے بیل کے بارے میں بدظن کر دیا کہ اصل طاقت تو تم میں ہے۔ اسی طرح دوسرے بیل کو پہلے بیل کے خلاف بدظن کر دیا۔ دونوں بیل لومڑی کی باتوں میں آ گئے اور ایک دوسرے سے کھینچنے کھینچنے رہنے لگے۔ اس طرح لومڑی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔

اس نا اتفاق کا علم جب شیر کو ہوا تو اس نے ایک دن ایک بیل پر حملہ کر دیا جب کہ دوسرا بیل اس کی مدد کو نہ آیا۔ وہ بیل شیر کا لقمہ بن گیا۔ شیر نے دوسرے دن دوسرے بیل پر حملہ کر کے اسے بھی ختم کر دیا۔ یوں نا اتفاق کی وجہ سے دونوں بیل شیر کا شکار ہو گئے۔ جب تک اتفاق سے رہتے تھے جنگل کے تمام جانور ان سے ڈرتے تھے نا اتفاق کی وجہ سے دونوں ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

اخلاقی سبق: اتفاق میں برکت ہے۔

پیاسا کوا

خاکہ

پیاسا کوا..... پانی کی تلاش میں پھرنا..... پانی کا گھڑا دیکھنا..... پانی کم ہونا..... پانی میں کنکریاں ڈالنا..... پانی کا اوپر آ جانا..... پیاسا بجھانا..... اڑ جانا۔ نتیجہ.....

مکمل کہانی

سخت گرمی کا موسم تھا۔ ایک کوا بہت پیاسا تھا۔ وہ پانی کی تلاش میں ادھر ادھر مارا مارا اڑ رہا تھا۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے ندی ٹالنے جو ہڑ، تالاب سب خشک ہو چکے تھے۔ اسے کہیں پانی نظر نہ آیا۔ وہ پریشانی کے عالم میں ایک باغ کے اوپر سے گزر رہا تھا کہ اسے ایک گھڑا دکھائی دیا۔ وہ فوراً گھڑے کے پاس پہنچا۔ اس نے گھڑے سے پانی پینے کی کوشش کی مگر اس میں پانی بہت تھوڑا تھا۔ پانی تک اس کی چوچ نہ پہنچ سکی۔

وہ پریشان تھا کہ کیا کرے۔ اتنے میں اسے نزدیک پڑی ہوئی کنکریاں نظر آئیں۔ اب اسے ایک ترکیب سوچی۔ اس نے ایک ایک کر کے کنکریاں اٹھا کر گھڑے میں ڈالنا شروع کر دیں۔ تھوڑی ہی دیر میں پانی کی سطح اونچی ہو گئی۔ یوں اس نے پانی پیا اور اپنی پیاس بجھائی۔ کوا تازہ دم ہو چکا تھا۔ اب وہ خوش خوش اپنے آشیانے کی طرف اڑ گیا۔

ضرورت ایمداد کی ماں ہے۔

احسان کا بدلہ

خاکہ

امیر آدمی کا غلاموں پر ظلم..... ایک غلام کا جنگل میں پھینا..... شیر کا ظاہر ہونا..... شیر کے پاؤں میں کاٹنا..... شیر کا



URDU FOR 8<sup>TH</sup> CLASS (STORIES)

جب گڈریے کے پاس پہنچے تو وہاں کوئی شیر وغیرہ نہیں تھا۔ گڈریا انہیں دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا ”میں نے تو صرف دل لگی کی تھی۔ شیر کے لیے تو میں خود ہی کافی ہوں۔“ اس کے بعد گڈریے نے دو دفعہ پھر ایسا کیا اور لوگ اس کی مدد کو آئے۔ گڈریا پھر ہنسنے لگا۔ اب کوئی بھی اس کی بات پر اعتبار نہیں کرتا تھا۔

کچھ دنوں بعد خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ سچ سچ ادھر شیر آ نکلا۔ اسے دیکھ کر گڈریا بہت چلایا مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔ شیر نے بکریوں کے ساتھ گڈریے کو بھی چیر پھاڑ ڈالا۔ شام ہو گئی، سب گھروالے پریشان تھے کہ گڈریا ابھی تک نہیں آیا۔ صبح جنگل میں گئے تو بکریوں اور گڈریے کو مردہ پایا۔ گڈریا جھوٹ کی سزا پانچکا تھا۔

اخلاقی سبق: جھوٹ سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔

کچھو اور خرگوش

خاکہ

ایک کچھو..... ایک خرگوش..... خرگوش کا اپنی تیز رفتاری پر فخر کرنا..... ست کچھوے کا مذاق اڑانا..... اس سے دوڑ لگانا..... خرگوش کا راستے میں سو جانا..... کچھوے کا مسلسل چلتے رہنا اور پہلے پہنچ جانا..... خرگوش کا شرمسار ہونا.....

اخلاقی سبق:

مکمل کہانی

کسی دریا کے کنارے ایک کچھو اور خرگوش رہتے تھے۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔ خرگوش کو اپنی تیز رفتاری پر بہت غرور تھا۔ وہ دوستی کا لحاظ کیے بغیر کچھوے کی ست رفتاری پر ہنستا اور اسے طعنے دیتا۔ کچھوے کو خرگوش کی یہ باتیں بہت بری لگتی تھیں۔

ایک دن خرگوش نے کچھوے کی ست رفتاری پر طعنے دینے کی حد کر دی۔ فخر سے بولا ”میرے ساتھ مقابلہ کرو گے؟“ کچھوے نے جواب دیا کہ آؤ مقابلہ کرلو۔ دونوں میں طے پایا کہ برگد کے درخت کے پاس جو پہلے پہنچ جائے گا وہ مقابلہ جیت جائے گا۔

اب دونوں میں مقابلہ شروع ہو گیا۔ ہل بھر میں خرگوش اس کی آنکھوں سے اوچھل ہو گیا۔ خرگوش نے سوچا کہ اب کچھو بہت پیچھے ہے۔ کچھوے نے سوچا کہ وہ راستے میں سو گیا۔ کچھو مسلسل چلتا رہا۔ حتیٰ کہ خرگوش کے نزدیک جا پہنچا اور اسے سویا ہوا پایا۔ کچھوے نے سفر جاری رکھا اور منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ ادھر کافی دیر بعد خرگوش کی آنکھ کھلی اور اس نے برگد کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ جب وہاں پہنچا تو کچھوے کو دیکھ کر بہت شرمندہ ہوا۔

خود کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔

لنگڑانا..... غلام کا شیر کے پاؤں سے کاٹنا نکالنا..... شیر کا غلام کے قدموں میں سر رکھنا..... امیر کے ملازموں کا غلام کو پکڑنا..... غلام کو شیر کے بنجرے میں ڈالنا..... شیر کا غلام کو پہچاننا.....

اخلاقی سبق:

مکمل کہانی

ایک امیر آدمی بہت ظالم تھا۔ وہ اپنے غلاموں پر برا ظلم کرتا تھا۔ ایک دن اس کا ایک غلام بھاگ کر جنگل میں چھپ گیا۔ اتنے میں اسے شیر کے دھاڑنے کی آواز سنائی دی۔ غلام ڈر گیا۔ اس نے سوچا کہ آج شیر مجھے کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑے گا۔ اتنی دیر میں شیر بالکل قریب آ گیا۔ غلام نے غور سے شیر کی طرف دیکھا تو شیر لنگڑا رہا تھا۔ غلام نے سوچا اس کی زندگی تو دیے ہی خطرے میں ہے، وہ کیوں نا اس شیر کی مدد کرے۔ چنانچہ وہ اس کے قریب گیا اور دیکھا تو شیر کے پاؤں پر کاٹنا چھو ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے کاٹنا نکالا۔ کاٹنا نکلتے ہی شیر کو آرام آ گیا اور اس نے اپنا سر غلام کے قدموں میں رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھا اور جدھر سے آیا تھا ادھر ہی چلا گیا۔ کچھ دنوں بعد امیر آدمی کے نوکر ڈھونڈتے ہوئے جنگل میں آئے اور غلام کو پکڑ کر لے گئے۔ امیر آدمی نے حکم دیا کہ اسے شیر کے بنجرے میں ڈال دیا جائے۔ لہذا غلام کو شیر کے بنجرے میں ڈال دیا گیا۔ شیر نے غلام کو پہچان لیا اور اپنا سر اس کے قدموں میں جھکا دیا۔ سب لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ یہ وہی شیر تھا جس پر غلام نے احسان کیا تھا۔ یہ شیر دو دن پہلے ہی جنگل سے پکڑا لایا گیا تھا۔ امیر آدمی کو حقیقت معلوم ہوئی تو وہ بڑا حیران ہوا اور اس نے غلام کو آزاد کر دیا۔

اخلاقی سبق: نیکی کسی رانجھاں نہیں جاتی۔

شریر گڈریا

خاکہ

ایک گڈریا..... بکریاں چراانا..... شرارت سوچنا..... ”شیر آیا“..... شور..... لوگوں کا لالچیاں لے کر دوڑ پڑنا..... لڑکے کا ہنستا..... پھر شرارت..... لوگوں کا دوسری بار آنا..... لڑکے کا پھر ہنستا..... ایک دن شیر کا سچ آ جانا..... شیر آیا..... شیر آیا..... سن کر لوگوں کا آنا..... شیر کا بکریوں کو کھا جانا..... گڈریے کو بھی مار ڈالنا.....

اخلاقی سبق:

مکمل کہانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک گڈریا بکریاں چراایا کرتا تھا۔ ایک دن اسے شرارت سوچی۔ وہ سستی میں آ کر چلانے لگا ”شیر آیا“ شیر آیا“۔ یہ سنتے ہی سب لوگ لالچیاں کھاڑیاں لے کر اس کی مدد کو دوڑ پڑے۔